بسم اللہ الرحمن الرحیم

درزی کے بٹنوں پر زکوٰۃ کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا درزی کے بٹنوں پر زکوۃ ہوگی؟

جواب

پیشہ وروں کے کام میں استعمال ہونے والے سامان میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں کہ جن کا عین یا اثر کام میں باقی رہتا ہے اور ان پر زکوۃ فرض ہوتی ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی چیزوں کے استعمال پر مشتمل کام سے حاصل ہونے والی اجرت کا کچھ حصہ اس عین چیز یا اس کے اثر کے مقابلے میں بھی ہوتا ہے، لہٰذا اجرت کا حساب گویا یوں ہوتا ہے کہ کام کرنے والا اپنی محنت کے ساتھ ان چیزوں کو بھی بیچ رہا ہے، اسی وجہ سے اِن چیزوں کا شمار مالِ تجارت سے ہوتا ہے اور مال تجارت پر زکوۃ فرض ہوتی ہے۔

اس شرعی مسئلہ کے تناظر میں دیکھا جائے، تو درزی کے بٹنوں کا شمار بھی انہی میں سے ہے کہ درزی، جو سوٹ وغیرہ سلائی کرکے دیتا ہے، اس میں بٹن بھی موجود ہوتے ہیں، **لہٰذا شرائط کی موجودگی میں درزی کے بٹنوں پر بھی زکوۃ ہوگی۔**

"دررالحکام" اور اس کی شرح "غررالاحکام" میں زکوۃ کی فرضیت کی شرائط میں ہے: "فارغ۔۔عن الحاجة الاصلية۔۔فلا تجب۔۔ فی دورالسکنی۔۔و آلات المحترفين" ترجمہ: (زکوۃ کی فرضیت کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ) نصاب حاجتِ اصلیہ سے فارغ ہو، اسی لیے رہائشی گھروں اور پیشہ وروں کے آلات میں زکوۃ فرض نہیں ہوگی۔ (دررالحکام مع شرح غررالاحکام، جلد 1، صفحہ 172، مطبوعہ داراحیاء الکتب العربیۃ)

"آلات المحترفین" کے تحت "حاشیۃ الشرنبلالی" میں ہے: "المراد بها ما لا يستهلک عينه فی الانتفاع کالقدوم والمبرد او ما يستهلک ولا تبقی عينه کصابون وحرض لغسال حال عليه الحول ويساوی نصابا، لان الماخوذ بمقابلة العمل، اما لو اشتری ما تبقی عينه کعصفر وزعفران لصباغ ودهن وعفص لدباغ فان فيه الزکوة، لان الماخوذ فيه بمقابلة العين" ترجمہ: ان سے مراد ایسے آلات ہیں، جن سے نفع اٹھانے میں عین ہلاک نہیں ہوتا، جیسے بڑھئی کا تیشہ اور رندا۔ یا جو ہلاک ہوجاتے ہیں اور ان کا عین باقی نہیں رہتا، جیسا کہ صابون اور اشنان کپڑے دھونے والے کے لئے، ان پر سال گزر جائے اور یہ نصاب کے برابر ہوں (تب بھی زکوۃ لازم نہیں)، کیونکہ اجرت کام کے بدلے میں ہے۔ بہر حال ایسی چیز خریدی، جس کا عین باقی رہتا ہے، جیسا کہ رنگریز کے لئے عصفر (ایک زرد رنگ کی بوٹی جس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں) اور زعفران اور دباغت کرنے والے کے لئے تیل اور مازو (ایک قسم کی دوا جو

سیال شے کو گاڑھا کر دیتی ہے)، تو ان میں زکوٰۃ ہوگی، اس لئے کہ اجرت عین کے مقابلے میں (بھی) ہے۔ (حاشیۃ الشرنبلالی مع درر شرح غرر، جلد 1، صفحہ 173، مطبوعہ دار احیاء الکتب العربیۃ)

"بدائع الصنائع" میں ہے: "واما الاجراء الذین یعملون للناس نحو الصباغین والقصارین والدباغین اذا اشتروا الصبغ و الصابون والدهن ونحو ذلك مما یحتاج الیه في عملهم ونووا عند الشراء ان ذلك للاستعمال في عملهم، هل یصیر ذلك مال التجارة؟ روی بشر بن الولید عن ابي یوسف ان الصباغ اذا اشتری العصفر والزعفران لیصبغ ثیاب الناس فعلیه فیه الزکاة، و الحاصل ان هذا علی وجهین: ان کان شیئا یبقی اثره في المعمول فیه کالصبغ والزعفران والشحم الذی یدبغ به الجلد، فانه یکون مال التجارة، لان الاجر یکون مقابلة ذلك الاثر وذلك الاثر مال قائم، فانه من اجزاء الصبغ والشحم، لکنه لطیف، فیکون هذا تجارة، وان کان شیئا لا یبقی اثره في المعمول فیه مثل الصابون والاشنان والقلي والکبریت، فلا یکون مال التجارة، لان عینها تتلف ولم ینتقل اثرها الی الثوب المغسول، حتی یکون له حصة من العوض، بل البیاض اصلي للثوب یظهر عند زوال الدرن، فما یاخذ من العوض یکون بدل عمله، لا بدل هذه الآلات، فلم یکن مال التجارة" ترجمہ: بہر حال کاریگر، جو لوگوں کے کام کرتے ہیں، جیسے رنگریز، دھوبی اور کھالوں کی دباغت کرنے والے، جب یہ رنگ، صابون، تیل اور ان جیسی دیگر چیزیں خریدیں کہ جن کی انہیں اپنے کام میں ضرورت پڑتی ہے اور ان چیزوں کو خریدتے وقت یہ نیت کریں کہ یہ ان کے کام میں استعمال کے لئے ہیں، تو کیا یہ مالِ تجارت ہوں گی؟ بشر بن ولید نے امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے روایت کیا کہ بیشک رنگریز نے عصفر اور زعفران خریدا، تاکہ وہ اس سے لوگوں کے کپڑے رنگے، تو اس پر زکوٰۃ لازم ہوگی اور حاصل یہ ہے کہ بیشک یہ مسئلہ دو صورتوں پر مشتمل ہے: ایک یہ کہ اگر وہ ایسی چیز ہو کہ کام میں اس کا اثر باقی رہے، جیسا کہ رنگ، زعفران اور وہ چربی، جس سے کھالوں کی دباغت کی جاتی ہے، پس یہ مالِ تجارت ہوگا، کیونکہ یہاں اجرت اس اثر کے مقابلے میں (بھی) ہوگی اور یہ اثر مال ہے، جو (کپڑے اور کھال کے ساتھ) قائم ہے، کیونکہ یہ رنگ اور چربی کے اجزاء ہیں، لیکن بہت باریک ہیں، پس یہ مالِ تجارت ہوگا۔ اور اگر وہ ایسی چیز ہے کہ کام میں اس کا اثر باقی نہ رہے، جیسے صابون، اشنان، قلی (ایک قسم کے کھار کا نام ہے، جو اسی نام کے ایک پودے کی راکھ سے بنایا جاتا ہے) اور گندھک، تو یہ مالِ تجارت نہیں، کیونکہ ان کا عین ہلاک ہو جائے گا اور ان کا اثر دھلے ہوئے کپڑے کی طرف منتقل نہیں ہوگا، یہاں تک کہ عوض میں سے ایک حصہ اثر کے مقابلہ میں ہو، بلکہ کپڑے کی سفیدی اصلی ہے، جو کپڑے سے میل ختم ہونے کے وقت ظاہر ہوگی، پس وہ جتنا بھی عوض لے گا، وہ اس کے کام کا بدل ہوگا، نہ کہ ان آلات کا بدل، لہٰذا یہ مالِ تجارت بھی نہیں ہوگا۔ (بدائع الصنائع، جلد 2، صفحہ 95، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عبد الرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: FatwaQA-082

تاریخ اجراء: 06 الآخر 1448ھ/19 ستمبر 2026ء



Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)


www.fatwaqa.com


daruliftaahlesunnat


DaruliftaAhlesunnat


Dar-ul-ifta AhleSunnat


feedback@daruliftaahlesunnat.net